بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ

یوم یک شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۵ تبلیغ ۱۳۳۵ ہش | ۵ فروری ۱۹۵۶ء | نمبر ۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۴ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کل کی تار سے معلوم ہوا کہ غالباً پیدل چلانے کی کوفت کے نتیجہ میں درد کسی قدر بڑھ گئی ہے۔ اور بے چینی بھی رہی۔ اور رات کو نیند بھی اچھی نہیں آئی۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔

— لاہور سے تار آئی ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پوتا اور صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کا لڑکا محمود احمد اگزیما سے بہت بیمار اور تکلیف میں ہے۔ اگزیما چہرہ اور جسم پر پھیلتا جا رہا ہے۔ اور بچہ دن رات نہایت بے چین رہتا ہے۔ احباب جماعت بچے کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

کل بروز جمعہ خدام الاحمدیہ ربوہ کا دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے قریب اجتماعی وقار عمل ہوا۔ جس میں ایک فرلانگ لمبی سڑک کی مرمت کی گئی۔ اور چار سو کے قریب خدام نے اس میں شرکت کی۔

کل ۳ فروری کو محلہ دار الرحمت وسطی و دار البرکات جب باسک ٹیم اول کا ٹیم ۲ جامعۃ المبشرین و دار الرحمت شرقی کے ساتھ میرو ڈبہ کا میچ ہوا۔ جس میں

آج کا دن

— ۴ فروری ۱۹۵۶ء —

آج کے دن ۱۸۶۱ء میں ابراہیم لنکن کو امریکہ کا صدر چنا گیا تھا۔

آج کے دن ۱۸۷۲ء میں انگلستان کے انتخابات میں پہلی مرتبہ بیلٹ بکس رکھنے کا طریق رائج کیا گیا تھا۔

آج کے دن ۱۹۳۸ء میں سنگاپور میں جنگی بیڑہ مستقل طور پر متعین کیا گیا تھا۔

آج کے دن ۱۹۴۸ء میں سلامتی کونسل میں امریکہ اور ارجنٹائن نے پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے اس مطالبہ کی پرزور حمایت کی تھی کہ کشمیر میں آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کا انتظام ہونا چاہیئے۔

روس کی طرف سے امریکہ برطانیہ اور فرانس کو دوستی کے معاہدے کی ایک اور پیشکش

تینوں مغربی طاقتیں اس پیشکش کو بھی مسترد کر دیں گی۔ ایسے اقدامات کا مقصد پروپیگنڈے کے سوا کچھ نہیں ہے۔

واشنگٹن ۴ فروری۔ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن نے امریکہ کو دوستی کا معاہدہ کرنے کی ایک اور پیشکش کی ہے۔ انہوں نے صدر آئزن ہاور کو ایک اور خط بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ روس برطانیہ اور فرانس کے ساتھ بھی اسی قسم کے معاہدے کرنے کے لئے تیار ہے۔ مارشل بلگانن نے لکھا ہے کہ دوستی کے معاہدے کے بعد اسلحہ اور فوجوں کی موجودہ تعداد میں تخفیف کا مسئلہ خود بخود طے ہو جائے گا۔

ایک خبر رساں ایجنسی نے واشنگٹن کے باخبر حلقوں کے حوالے سے اطلاع دی ہے۔ کہ امریکہ برطانیہ اور فرانس تینوں اس پیشکش کو علیحدہ علیحدہ مسترد کر دیں گے۔ صدر آئزن ہاور آجکل اس بارے میں باقی دونوں حکومتوں سے مشورہ کر رہے ہیں۔ باہمی مشورے کے بعد ہی مارشل بلگانن کے خط کا جواب ارسال کیا جائے گا۔ برطانیہ کے سیاسی حلقوں نے رائے ظاہر کی ہے کہ روس کی یہ پیشکش خلوص پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں پروپیگنڈے کا مقصد کارفرما ہے۔

مشرقی بنگال کی حکومت چار لاکھ ٹن چاول کا ذخیرہ تیار کر رہی ہے

اس سے قیمتوں کو مستحکم کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

ڈھاکہ ۴ فروری۔ حکومت مشرقی بنگال نے اعلان کیا ہے کہ وہ صوبے میں چاول کی قیمتوں کو مستحکم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ چنانچہ اس غرض کے پیش نظر اس نے چار لاکھ ٹن چاول کا ذخیرہ تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ چاول عنقریب قسط وار پاکستان پہنچنا شروع ہو جائے گا۔ کل شام حکومت کے ایک پریس نوٹ میں ان انتظامات کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا گیا کہ افواہوں کی وجہ سے قیمتیں چڑھی ہیں۔ حکومت نے تاجروں پر جو اعتماد کیا تھا وہ پورا نہیں ہوا۔ اور ذخیرہ اندوزی کے باعث غذائی صورت حال خراب ہو گئی۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومت ذخیرہ اندوزی کو ناکام بنانے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے ہر ضروری قدم اٹھائے گی۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ سے "محاذ رائے شماری" کا مطالبہ

سرینگر ۴ فروری۔ مقبوضہ کشمیر میں محاذ رائے شماری نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ پر زور دیا ہے۔ کہ وہ اہل کشمیر کو حق خود اختیاری دلانے میں ضروری قدم اٹھائیں۔ محاذ کے سیکرٹری نے ایک یادداشت میں ان پر واضح کیا ہے کہ رائے شماری میں مزید تاخیر سے عام تباہی پھیل جائے گی۔ اس وقت ریاست میں جو حکومت قائم ہے وہ جمہوریت کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔

سرکار کا عزم ڈھاکہ

کراچی ۴ فروری۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ ابو حسین سرکار آج ڈھاکہ واپس جا رہے ہیں۔ کل انہوں نے گورنر جنرل میجر جنرل اسکندر مرزا سے ملاقات کی۔ نیز ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں وہ مرکزی وزیر خزانہ جناب امجد علی سے بھی ملے۔

امریکی گیہوں کی پہلی کھیپ

کراچی ۴ فروری۔ امریکہ سے گیہوں کی پہلی کھیپ آج کراچی پہنچ رہی ہے۔

— کابل ۴ فروری۔ کابل میں روس کے سفیر نے اپنی حکومت کی طرف سے دو انجول والا ہوائی جہاز شاہ افغانستان ظاہر شاہ کو پیش کیا ہے۔

محترم ڈاکٹر مرزا افضل بیگ صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

— انا للہ وانا الیہ راجعون —

محترم ڈاکٹر مرزا احمد افضل بیگ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲ فروری ۱۹۵۶ء کو بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ایک بجے لاہور میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۳ سال تھی۔ آپ بفضلہ تعالیٰ پیدائشی احمدی تھے۔ اور آپ کو صحابی ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ کے والد حضرت مرزا افضل بیگ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابہ میں سے تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم تقسیم برصغیر کے بعد سے لائل پور میں رہائش رکھتے تھے۔ علاج کی غرض سے آپ کو لاہور لے جایا گیا۔ جہاں آپ میو ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ اور وہیں آپ نے وفات پائی

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ رفروری ۱۹۵۶ء

امریکہ اور اسلامی ممالک

مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے کراچی اور لاہور میں اپنی تقاریر کے دوران میں برطانیہ اور امریکہ کو دھمکی دی تھی۔ کہ وہ پاکستان کے حکمرانوں کی بجائے پاکستان کے عوام کے ساتھ تعلقات قائم کریں۔ اس کے متعلق ملک میں بہت لے دے ہوئی تھی۔ اور ان صاف الفاظ کا مطلب یہی نکلتا تھا۔ کہ آپ حکومت پاکستان کے علی الرغم ان مغربی ممالک سے براہِ راست گٹھ جوڑ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح ان کی مدد سے ملک میں انقلاب لاکر متقی لوگوں کو جن سے ان کی مراد ان کی اپنی جماعت اسلامی ہی ہوسکتی ہے۔ موجودہ حکمرانوں کی بجائے برسر اقتدار لانا چاہتے ہیں۔

ہم نے اس پر لکھا تھا۔ کہ مولانا مودودی مصر کے اخوان المسلمون کے مرشد الہضیبی کے نقشِ قدم پر چلنا چاہتے ہیں۔ جس طرح الہضیبی نے ناصر حکومت کے علی الرغم برطانیہ سے براہِ راست باب گفتگو کھولنا چاہا تھا۔ اور مسئلہ سویز کو بہانہ بنایا گیا تھا۔ اسی طرح اسلامی جماعت کے امیر صاحب معاہدۂ بغداد وغیرہ معاملات کو بہانہ بناکر پاکستان کی موجودہ حکومت کے علی الرغم مغربی طاقتوں سے تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کو کوئی نام کی جمہوری حکومت بھی برداشت نہیں کرسکتی۔

اب مودودی صاحب نے اپنے دورۂ مشرقی بنگال کے آغاز میں ڈھاکہ میں آتے ہی اسلامی جماعت کے دفتر میں اخبارنویسوں کے سوالات کے جواب میں جیسا کہ روزنامہ تسنیم مورخہ ۲۷ رجنوری ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا ہے۔ پھر اسی مسئلہ کے متعلق ذرا گول مول الفاظ میں اظہار خیال فرمایا ہے۔ چنانچہ تسنیم میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق "مولانا مودودی نے امریکہ کو تلقین کی کہ اگر وہ اپنے مختلف امدادی پروگراموں کے ذریعہ مسلمان ملکوں کی حقیقی مدد کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے ان مسائل کے معاملہ میں ہمدردانہ رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ جو ان ممالک کو درپیش ہیں۔" (تسنیم)

ہر ایک جانتا ہے۔ کہ مولانا مودودی صاحب کے نقطۂ نظر سے پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کو کیا مسائل درپیش ہیں۔ جس طرح مودودی صاحب نے اسلامی جماعت یہاں بنائی ہوئی ہے۔ تقریباً اسی طرح کی جماعتیں مصر میں اخوان المسلمون۔ ایران میں فدائیانِ اسلام اور انڈونیشیا میں دارالسلام پارٹی کے ناموں سے معرضِ وجود میں آئی ہیں۔ ان تمام جماعتوں کا اصل مقصد تو موہوم ہے۔ لیکن بظاہر وہ متقی لوگوں کو بہر طور برسر اقتدار لانے کی مدعی ہیں۔ خواہ اس کے لئے انہیں ملک میں انتشار ہی پیدا کرنے کی ضرورت کیوں نہ پڑے۔

چنانچہ جس جس اسلامی ملک میں اس قسم کی جماعت موجود ہے۔ اس ملک میں مزید مشکلات کا باعث بن رہی ہے۔ اور بجائے دنیا پر اسلام کے اصولوں کا اچھا اثر پڑنے کے الٹا اسے ناقابل عمل اور باعث فساد فی الارض ثابت کرنے کا سامان مہیا کررہی ہے۔

جہاں تک غلبۂ اسلام کا مقصد ہے۔ اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہوسکتیں۔ یہ مقصد بذات خود نہایت اعلیٰ ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ جماعتیں اشتراکیت اور فاشزم ایسی لادینی تحریکوں کے طریقِ کار کو اختیار کرکے اسلام جیسے الٰہی دین کے حقیقی روحانی پہلو کو جو اس کا اصل مقصود ہے۔ مجروح کررہی ہیں۔ اور خوارج کی طرح ان الحکم الا للّٰہ کا نعرہ لگاکر اللہ تعالیٰ کی حکومت سے دلوں کو اور بھی پرے ہٹارہی ہیں۔

دراصل یہ لوگ مغربی اقوام کی مادی ترقی سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ اور اسلام کی روحانی طاقت کے منکر ہوچکے ہیں۔ خود مودودی صاحب کی اسی تلقین سے جو آپ نے امریکہ کو کی ہے۔ یہ امر واضح ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مودودی صاحب اسلام کو امریکی امداد کے عوض فروخت کردینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔

جہاں تک مسلمان ممالک کے امریکہ وغیرہ ممالک کے ساتھ سیاسی تعلقات کا تعلق ہے۔ مسلمان ممالک کی حکومتیں جیسے حالات ہوں وقتی مصالح کے مطابق تعلقات قائم کرنے کا پورا پورا اختیار رکھتی ہیں۔ جیسا کہ مودودی صاحب کو بھی تسلیم ہے۔ چنانچہ اسی بیان میں آپ نے فرمایا ہے۔ کہ

"غیر ملکی دوست طاقتوں سے اقتصادی یا کسی دوسری طرح کی امداد حاصل کرنے میں کوئی قباحت نہیں ویسے اس بات کا فیصلہ کرنا قومی حکومت کا کام ہے۔ کہ یہ امداد قبول کی جائے یا نہ۔"

اگرچہ یہ بات بھی مولانا نے ذرا گول مول کہی ہے۔ کیونکہ قومی حکومت سے ان کا اصل مقصد سمجھنا مشکل نہیں۔ لیکن وہ اس بات کو اب بظاہر تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حکومت جیسا چاہے دوسرے ملکوں سے تعلقات قائم کرسکتی ہے۔ لیکن اسلام کو مادہ پرست اقوام کا رہین سمجھنا اسلام کی اخلاقی اور روحانی قوتوں سے بالبداہت انکار ہے۔

برطانیہ اور امریکہ کیا اور روس کیا تمام دنیا کی مادی طاقتیں اسلام کی روحانی قوتوں کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ اور انشاء اللہ نہیں کرسکیں گی۔

پھر امریکہ یا برطانیہ یا روس کو اسلام یا مسلمان ملکوں کے مسائل کا ہمدرد بنانے کا یہ طریق نہیں ہے۔ کہ ہم ان سے اسلام کی ترقی کے لئے مادی امداد کی بھیک مانگنے کے لئے جائیں۔ ایسا اگر ہو بھی تو یہ محض ایک فریب اور دھوکا ہوگا۔ آخر انہیں مسلمان ملکوں کے ساتھ ہمدردی کی کیا وجہ ہے۔ وہ تو اپنا مطلب پیش نظر رکھیں گے۔ انہیں کیا مسلمان ملک اور قومیں تباہ و ہلاک ہوں یا خوشحال۔ البتہ اگر ہم ان کے دلوں میں اسلام کی خوبیاں نقش کردیں۔ اگر ہم ان مغربی قوموں پر ثابت کردیں۔ کہ اسلامی اصول اختیار کرنے کے بغیر دنیا تباہی سے نہیں بچ سکتی تو یقیناً ہم ان کی ہمدردیاں حاصل کرسکتے ہیں۔

مگر اس کا طریقِ کار اپنے ملکوں میں فساد فی الارض کا طریقِ کار نہ صرف نہیں ہے۔ بلکہ سخت نقصان دہ ثابت ہورہا ہے۔ اور اسلامی ممالک میں متذکرہ بالا جماعتوں کی سرگرمیاں جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ اس کے راستہ میں سخت رکاوٹ بن رہی ہیں۔

ان قوموں کو ہمدرد بنانے کا ایک ہی طریق ہے۔ اور صرف وہی ایک اسلامی طریق ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ و اشاعت اسلام کے جو ذرائع آج ہمیں میسر کئے ہیں۔ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اپنے ہی ملکوں میں انتشار پھیلانے کی بجائے ہمیں چاہیئے۔ کہ قرآن کریم لے کر ان قوموں میں پھیل جائیں۔ انشاء اللہ پھر وہ تمام مادی امدادیں ہماری غلام بن جائیں گی۔ جن کے لئے ہم اب بھیک کا ہاتھ پھیلاتے ہوئے نہیں شرماتے۔ کاش ہم اسلام کی روحانی طاقتوں کو آزمانے کے لئے کھڑے ہوں۔

جلسۂ یوم مصلح موعود

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۰ رفروری ۱۹۵۶ء کو بروز سوموار اپنی اپنی جگہ پر نہایت ذوق و شوق سے اور پوری تنظیم اور وقار کے ساتھ جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منعقد کریں۔ (ناظر رشد و اصلاح ربوہ)

بقایادار جماعتیں

سال ختم ہو رہا ہے۔ اور بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہے۔ بعض جماعتوں کے ذمہ ابھی کافی بقائے موجود ہیں۔ ایسی جماعتوں کے نمائندگان و صدران کرام و سیکرٹریان مال مہربانی کرکے خاص توجہ اور پوری ذمہ داری سے کام لے کر بقائے وصول کریں۔ تا اختتام سال تک ان کا نام سو فی صدی ادا کرنے والی جماعتوں میں شمار ہو۔ بقایاجات زیادہ دیر تک برداشت نہیں کئے جاسکیں گے۔ اس تعلق میں نظارت ہذا کے اعلان الفضل مجریہ ۲۹ جنوری صفحہ ۶ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ملاحظہ فرماویں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

میرے اباجان پیر صلاح الدین صاحب A.D.M. کی بائیں آنکھ میں تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے آنکھ بالکل سرخ ہوگئی ہے۔ یہ ایک ماہ کے اندر بیماری کا دوسرا حملہ ہے۔ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اباجان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور لمبی عمر دے۔ (وحید احمد ابن پیر صلاح الدین صاحب A.D.M. مظفرگڑھ)

سیرالیون (مغربی افریقہ) کی احمدیہ جماعتوں کی ساتویں کامیاب سالانہ کانفرنس

اب اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا وقت قریب آگیا ہے اسی غرض سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے۔

حکومت سیرالیون کے صوبائی سکرٹری آف ایجوکیشن کی تقریر

—— از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد بتوسط وکالت تبشیر، ربوہ ——

مکرم وکیل التبشیر صاحب کا برقی پیغام

اس کے بعد مولوی صاحب موصوف نے مکرم وکیل التبشیر کی طرف سے بذریعہ تار آمدہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حسب ذیل ہے۔

"میں آپ کے اس مبارک اجتماع کی کامیابی کی تہ دل سے دعا کرتا ہوں اور آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ ایمان جرأت۔ یقین کامل۔ جوش و اخلاص اور استقلال سے اپنی ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی انتھک کوشش کرینگے جو اسلام کی طرف سے آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ احمدیت کے استحکام اور ثبات کے لئے قربانی۔ دعا۔ اتحاد اور باہمی تعاون سے جدوجہد کریں گے۔ نیز اپنے اس عہد کو جو احمدیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا ہے از سر نو تازہ کریں گے۔ اور اسلام و احمدیت کی اشاعت کی خاطر اپنے اولوالعزم امام خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت راہ نمائی میں ہر ممکن قربانی کرنے کی سعی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہر حالت میں آپ کی مدد فرمائے۔"

مگبور کا مشن ہاؤس کیلئے اپیل

مولوی صاحب موصوف نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ سیرالیون دو بڑے حصوں میں منقسم ہے۔ اور یہاں دو ایسے قبائل ہیں۔ جو خاص اہمیت کے مالک ہیں ایک مینڈے اور دوسرا ٹمنی۔ موجودہ وقت میں ہم مینڈے علاقہ میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی حد تک مضبوط حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ اور جماعتوں کی تعداد بھی کافی ہے۔ مگر ٹمنی علاقہ میں ایسا نہیں۔ سو ہمارا فرض ہے کہ اس علاقہ میں بھی اسلام کی مضبوطی کا سامان پیدا کریں۔ تا ہمارے دونوں بازو مکمل ہو کر جماعت کے لئے قوت اور شوکت کا موجب ہوں۔ سو آئندہ سال ہم مگبورکا میں جو ٹمنی علاقہ کا مرکزی شہر ہے۔ ایک نیا اور مضبوط دارالتبلیغ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جس پر اخراجات کا اندازہ ۵۰۰ پونڈ تک ہے۔ احباب کو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے تا آئندہ سال ہماری یہ عمارت مکمل ہو سکے۔

الفا شریف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بو نے بھی اس سلسلہ میں حاضرین سے خطاب کیا۔ اور چندہ کی تحریک کی۔ جس پر حاضر احباب نے ۳۲ پونڈ نقد اور تقریباً ۱۰۰ پونڈ کے وعدے کئے ہیں اور کانفرنس سے واپس جا کر اپنی اپنی جماعتوں کو اس چندہ میں حصہ لینے کی تحریک کا وعدہ کیا۔

اس کے بعد اجلاس اگلے دن کے لئے ملتوی ہوا۔

اجلاس پنجم مورخہ ۱۸ دسمبر

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے سورۂ صف کی آخری آیات تلاوت فرمائیں۔ اور ان کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے بتایا۔ کہ دنیا میں روزانہ ہی سودے اور تجارتیں ہوتی ہیں۔ جن میں نفع اور نقصان دونوں باتوں کا احتمال ہوتا ہے۔ مگر ان آیات میں خدا تعالیٰ نے ایک ایسے سودے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جس میں نقصان کا قطعاً احتمال نہیں۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے نفع ہی نفع ہے۔ اور وہ ہے انفاق فی سبیل اللہ۔ خدا تعالیٰ کے ہم پر ہزاروں ہزار احسانات ہیں۔ جن کا شکریہ ہم اسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں۔ کہ اس کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں کچھ نہ کچھ خرچ کیا جائے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا۔ کہ مجھے پندرہ سال سے اس ملک میں کام کرنے کا موقعہ نصیب ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں ایک چیز جس نے سب سے زیادہ مجھے متاثر کیا ہے وہ آپ لوگوں کی مہمان نوازی ہے۔ نہ صرف یہ کہ آپ اجنبی شخص کے لئے مہمان نواز ہیں۔ بلکہ آپس میں بھی آپ کی یہ خوبی نمایاں ہے۔ کہ کھانا خواہ ایک شخص کے لئے بھی ناکافی ہو۔ پھر بھی دوسرے شخص کو ضرور مدعو کریں گے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے۔ جو میرے خیال میں دوسری اقوام میں آپ سے کم پائی جاتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا آپ کا صرف دنیوی اور مادی غذا کے لئے لوگوں کو دعوت دے لینا اور دوسرے لوگوں کو شریک کھانا کر لینا آپ کو ایک مکمل اور پورا مہمان نواز بنا سکتا ہے اور آپ کی آخرت کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ یا کیا اس کے ذریعہ آپ اپنا مقصد حیات حاصل کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں؟ یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ جب آپ دنیوی غذا کی طرح روحانی غذا کے لئے بھی غیروں کو مدعو کریں۔ اور اسلام و احمدیت جیسے روحانی مائدہ جس کے ذریعہ آپ نے روحانی زندگی حاصل کی ہے۔ اس میں بھی اپنے گرد و نواح کے لوگوں کو شریک کریں۔ اور انہیں اس غذا سے حصہ لینے اور ابدی زندگی حاصل کرنے کی دعوت دیں۔

لنڈن کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ باوجود اس کے کہ ہمارے پیارے امام حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اطال اللہ بقاءہٗ بیماری کی حالت میں لنڈن تشریف لائے۔ اور اس حالت میں حضور اقدس کے لئے کسی کانفرنس وغیرہ کا انعقاد اور اس میں شرکت ایک ناممکن امر تصور کیا جاتا تھا۔ پھر بھی حضور نے یورپ امریکہ اور افریقہ

گو دشمن اسلام کی تباہی کے خواب دیکھ رہا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ ایسا ہرگز نہیں ہونے دے گا۔ کیونکہ اس کا یہ وعدہ ہے۔ کہ وہ ضرور اسلام کی حفاظت کرے گا۔ چنانچہ یہی وہ مقصد عظیم ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ لوگوں کو کھڑا کیا ہے۔ سو اب سونے کا وقت نہیں بلکہ کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اب وہ وقت آ گیا ہے۔ جس میں اسلام کی دوبارہ زندگی مقدر ہے۔ سو اس کام کے لئے اگر خدا تعالیٰ نے آپ کو انتخاب فرمایا ہے تو اسے ایک فضلِ الٰہی جانیں اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جائیں:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ نے میرے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر فرمائے ہیں

"میں ایک مرد ہوں کہ خدا میرے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔ اور اپنے خاص خزانہ سے مجھے تعلیم دیتا ہے۔ اور اپنے ادب سے میری تادیب فرماتا ہے۔ وہ اپنی مجھ پر وحی بھیجتا ہے۔ میں اس کی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔ ایسی صورت میں مجھے کونسی ایسی ضرورت ہے کہ میں اس کی راہ ترک کر کے دوسری متفرق راہیں اختیار کروں۔ جو کچھ آج تک میں نے کہا ہے اسی کے امر سے کہا ہے اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں ملایا۔ اور نہ اپنے خدا پر میں نے کوئی افترا باندھا ہے۔ مفتری کا انجام ہلاکت ہے۔ پس اس کاروبار پر تعجب کرنے کا کونسا مقام ہے۔ اس قادر مطلق خدا کے کاروبار پر تعجب نہ کرو۔ کیونکہ اس نے تو زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور کسی کو مجال نہیں کہ اس سے پوچھے کہ یہ کیا کیا میرے پاس خدا تعالیٰ کی بہت سی شہادتیں ہیں۔ اور اس نے میرے لئے بڑے بڑے نشان دکھلائے ہیں"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

کے مبلغین کی ایک کانفرنس بلائی اور تبلیغ اسلام کے کام کو وسیع پیمانہ پر پھیلانے کے لئے بعض اہم فیصلے کئے گئے۔ جن میں سے ایک فیصلہ مغربی افریقہ کے متعلق تھا۔ یعنی یہ کہ ہر سہ کالونیز (Colonies) یعنی نائیجیریا گولڈ کوسٹ اور سیرالیون کو ایک رئیس التبلیغ کے ماتحت کر دیا گیا تاکہ مغربی افریقہ کے احمدی احباب متحد ہو کر اشاعت اسلام کا کام پہلے سے زیادہ سرعت اور باقاعدگی سے کر سکیں۔ رئیس التبلیغ صاحب کی طرف سے اس اہم فریضہ کے لئے فی الحال ہر احمدی سے بارہ "۱۲" شلنگ سالانہ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ سو میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ لوگ کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ اور مطلوبہ رقم کے پورا کرنے کی ہر ممکن سعی کریں گے تاکہ اس رقم سے دوسرے علاقوں میں نئے مشن کھولے جا سکیں۔ مثلاً لائبیریا ہے۔ جہاں مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب عنقریب ہی میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ اسی طرح گامبیا اور فرنچ گنی ویسٹ افریقہ میں بھی مشن کھولنے کا ارادہ ہے۔ جس کے لئے ایک گراں قدر رقم کی ضرورت ہے۔ اور وہ آپ کے تعاون اور قربانی کے بغیر اکٹھی نہیں ہو سکتی۔

مسٹر موسےٰ سوی صاحب وکل مبلغ نے بھی اس تحریک کے ضمن میں احباب کو تحریک فرمائی جس پر اسی وقت ۲۱ پونڈ نقد اور ۳۰ پونڈ کے وعدے ہوئے۔

اس تحریک کے بعد ہماری دعوت پر مسٹر محمد الفافی پروونشیل ایجوکیشن سیکرٹری شرقی صوبہ گورنمنٹ آف سیرالیون نے تقریر کی اور بتایا کہ میں اگرچہ احمدی نہیں ہوں مگر مسلمان ہونے کی وجہ سے مجھے ہر اس تحریک یا اجتماع سے دلچسپی ہے۔ جس میں اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے غور و خوض کیا جائے۔ آپ نے بتایا کہ آج اگرچہ اسلام میں کئی فرقے ہیں مگر پھر بھی سب کا نقطہ مرکزی ایک ہی ہے یعنی

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

سو اس لحاظ سے خواہ کوئی شخص سنی ہو۔ وہابی ہو یا شیعہ اور مالکی ہو یا احمدی جب تک وہ اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھتا ہے۔ نماز روزہ اور زکوٰۃ کا پابند ہے اور کعبۃ اللہ کو اپنا کعبہ قرار دیتا ہے۔ وہ ہمارا مسلمان بھائی ہے۔ سو ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب ایک ہو جائیں اور عیسائیت کے مقابل میں ایک مضبوط ڈیفنس قائم کریں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگرچہ دشمن اسلام کی تباہی کے خواب دیکھ رہا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ ایسا ہرگز نہیں ہونے دیگا کیونکہ اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ضرور اسلام کی حفاظت کرے گا۔ چنانچہ یہی وہ مقصد عظیم ہے۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ لوگوں کو کھڑا کیا ہے۔ سو اب سونے کا وقت نہیں۔ بلکہ کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اب وہ وقت آ چکا ہے جس میں اسلام کی دوبارہ زندگی مقدر ہے۔ سو اس کام کے لئے اگر خدا تعالیٰ نے آپ کو منتخب فرمایا ہے۔ تو اسے ایک فضل الٰہی جانیں اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جائیں۔ دنیا آج اسلام کی پیاسی ہے۔ ہر گاؤں میں چھوٹی چھوٹی مساجد قائم ہیں۔ مگر ان کی رہنمائی کرنے والا کوئی وجود نہیں۔ پس آپ نے اگر یہ ڈیوٹی اپنے ذمہ لی ہے تو اسے تکمیل تک پہنچانے کی سعی کریں۔ اور اگر آپ خدا تعالیٰ سے اور اسلام سے محبت رکھتے ہیں۔ اور یقیناً رکھتے ہیں۔ تو اسکی راہ میں اپنی بیوی بچوں کا خیال مت کریں۔ اور پوری جدوجہد سے پیغام اسلام کو پہنچاتے چلے جائیں۔

آخر میں آپ نے کہا کہ مجھے آپ کی تبلیغی سکیم سے بے حد خوشی محسوس ہوئی۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ میں بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے فی الحال ایک گنی ۱/۱/- P (ایک پونڈ ایک شلنگ) اپنی طرف سے پیش کر رہا ہوں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

مسٹر الفافی کی تقریر کے بعد مکرم سیفی صاحب نے مختصر تقریر میں بتایا کہ مسٹر الفافی کی اس بات سے مجھے بہت ہی خوشی ہوئی ہے کہ اب اسلام کی ترقی کا وقت آگیا ہے۔ اور یہ سو فیصدی صحیح اور حقیقت پر مبنی ہے۔ میں نائیجیریا میں مسلم کانگرس کی ایگزیکٹو کا ممبر ہوں۔ اسی طرح بعض اور مسلم سوسائٹیز کا بھی (جو نصاب تجویز کرتی ہیں) ممبر ہوں۔ جب میں اس امر پر غور کرتا ہوں تو مجھے یقین ہو جاتا ہے۔ کہ اب واقعی خدا تعالیٰ کی مرضی کے پورا ہونے کا وقت آپہنچا ہے۔

نائیجیریا میں مسلمانوں کا ماضی اور حال بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ آج سے بیس سال قبل ایک مسلمان کو اتنی بھی اجازت یا جرأت نہیں تھی کہ وہ بر سر عام مسلمانوں کی مخصوص ٹوپی پہن کر پھر سکے۔ اگر کوئی ایسا کرتا۔ تو اس پر پتھر پھینکے جاتے۔ نیز ایک تعلیم یافتہ شخص کے لئے اسلام کا کھلے بندوں اظہار ایک ناممکن چیز سمجھی جاتی تھی۔ کیونکہ کالج سے نکلتے ہی اسکا اسلامی نام بدل کر جوزف اور ولیم وغیرہ عیسائی نام دے دئے جاتے تھے۔ یہ تھی مسلمانوں کی حالت آج سے بیس سال قبل مگر اب یہ حالت ہے کہ اس سال دو عیسائی بشپوں نے اعلان کیا ہے کہ اسلام عیسائیت کے لئے چیلنج ہے۔ باوجود اس کے کہ گورنمنٹ ان کی پشت پناہ ہے۔ اور ہر قسم کی مالی مدد وہ اس سے حاصل کر رہے ہیں۔ پھر بھی ان کا یہ اعلان بتاتا ہے۔ کہ خدائی وعدوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔

آپ نے کہا۔ اسلام کی ترقی کسی ظاہری طاقت کی محتاج نہیں بلکہ اس کے پیچھے ایک ایسی طاقت در پردہ کام کر رہی ہے۔ جس کو دنیوی آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ اور وہ ہے خدائی ہاتھ۔ جس نے فیصلہ کیا ہے کہ اب اسلام ضرور پھیلے اور پھولے گا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسکی ترقی کے سامنے روک نہیں بن سکتی۔ نیز بتایا کہ گذشتہ سال امریکہ کے ایک اخبار لائف (.......) کا نمائندہ اس علاقہ کے دورے پر آیا تاکہ یہاں اسلام کی حالت کا مشاہدہ کر سکے۔ اگرچہ وہ عیسائی ہے۔ مگر پھر بھی جو اثر وہ یہاں سے لے کر گیا۔ اور جس کا اظہار اس نے اپنے رسالہ میں کیا۔ وہ ہر دشمن اسلام کے آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے اس نے لکھا کہ ان ممالک میں اگر ایک شخص عیسائیت قبول کرتا ہے۔ تو اس کے مقابل دس اشخاص اسلام قبول کرتے ہیں۔ ان دونوں حالتوں کا [illegible] لگائیں۔ کہ کتنا فرق ہے۔ ایک وقت تھا کہ ایک مسلمان کو اپنا قومی لباس پہن کر بازار جانا بھی مشکل تھا۔ اور اب یہ حالت ہے کہ ایک عیسائی کے مقابل میں دس اشخاص اسلام قبول کرتے ہیں۔ سو پبلک کا یہ رجحان بتاتا ہے کہ وہ وقت واقع میں آگیا ہے۔ جسے دیکھ کر چوٹی کے عیسائی لیڈر یہ اعلان کرنے پر مجبور ہیں کہ اسلام عیسائیت کے لئے چیلنج ہے۔ سو ہمیں اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور ایک منٹ کے لئے بھی سست نہیں بیٹھنا چاہیئے۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ ہم اپنے معزز مہمان کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس پیغام کا جو وہ ہمارے پاس لائے ہیں۔ خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور خود بھی اس سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ اور ہماری اس میٹنگ کا مقصد وحید بھی یہی ہے کہ اسلام کی اشاعت کے لئے نئی سے نئی راہیں تلاش کی جائیں۔ مگر اس سلسلہ میں میں یہ گذارش کرنی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اشاعت اسلام کا کام کوئی معمولی کام نہیں اگر ہم نے اس کا بیڑا اٹھایا ہے تو باوجود کمزور اور کم تعداد ہونے کے ہم تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس فریضہ کو ہر طرح سے نبھانے کی کوشش کریں گے۔ مگر کیا ہی اچھا ہو اگر آپ بھی اس کار خیر میں ہمارے ساتھ مل جائیں۔ نہ صرف خود بلکہ جہاں بھی جائیں اسلام سے محبت و الفت رکھنے والے مسلمان بھائیوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کریں اور مجھے یقین ہے کہ اگر ہم سب مل کر یہ کام کریں۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جب تمام سیرالیون کو ہم اسلامی پرچم تلے جمع کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں گے۔

اس کے بعد مکرم نسیم سیفی صاحب نے علمی اور ورزشی مقابلوں میں اول دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔

(باقی)

"زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا"

مصلح موعود (ایدہ اللہ)

احباب کرام - ہمارا زمانہ بہت ہی مبارک اور بابرکت زمانہ ہے۔ کیونکہ ہم میں وہ مصلح موعود (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) موجود ہے۔ جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا"

آپ اخبار الفضل کے مصلح موعود نمبر کو زمین کے کناروں تک پہنچا کر بھی اس پیشگوئی کو بہت حد تک پورا کر سکینگے

(مینیجر الفضل ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

جماعتِ احمدیہ اور اصلاحِ اخلاق و اعمال

(مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی)

جماعتِ احمدیہ کے قیام کا عظیم الشان مقصد

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے ایک راستباز مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت حقہ کو دنیا میں اس لئے کھڑا کیا ہے۔ کہ تا دنیا کے مادی نظاموں کو مٹا کر ایک عظیم الشان روحانی نظام کو تشکیل دیا جائے۔ اور ایک نئی زمین اور نئے روحانی آسمان کی بنیادیں شریعت غرّاء کے اصولوں پر استوار کی جائیں۔ ظاہر ہے کہ یہ مقصد عظیم اپنے اندر بہت بڑے مجاہدات اور قربانیاں رکھتا ہے۔ جب تک جماعت احمدیہ کے زن و مرد انہیں میدانِ عمل میں نکل کر کما حقہ، سر انجام نہ دیں گے۔ اس وقت تک اس الٰہی جماعت کے قیام کا جلیل القدر مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور وہ حیرت انگیز روحانی انقلاب رونما نہیں ہو سکتا۔ جس کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان مبارک اور مقدس الفاظ میں دی ہے۔ کہ:۔ "سچائی کی فتح ہوگی۔ اور اسلام کے لئے پھر اسی تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے وقتوں میں چڑھ چکا ہے۔" (فتح اسلام صفحہ ۹-۸)

اس میں شک نہیں کہ دیگر قوموں اور جماعتوں کے مقابل بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اکثر افراد ہر لحاظ سے نیک شہرت رکھتے ہیں۔ اور دنیا کے بہت سے شریف النفس لوگ ان کی بے مثل خوبیوں کے باعث انہیں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن جس بلند کیریکٹر اور اعلیٰ ترین معیار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام جماعت کو دیکھنے کے متمنی ہیں۔ بلکہ یوں کہیئے کہ اسلام جن بہترین اخلاق و اعمال کا حامل اور روحانی مقام پر فائز ایک مسلمان مرد و عورت کو دیکھنا چاہتا ہے۔ ہنوز ہم اس مقام پر کھڑے نہیں ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی بیشتر آبادی ابھی تک اسلام کے زندگی بخش چشمہ سے دور نظر آتی ہے۔

غیر قوموں کے ایک اعتراض کی حقیقت

دنیا والوں کا کہنا ہے۔ کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں میں کونسا روحانی انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ کہ اگر ہم اسے تسلیم کر لیں۔ تو وہ انقلاب عظیم ہماری زندگیوں میں بھی پیدا ہو جائے۔ دراصل غیر مسلم حضرات کا یہ اعتراض اپنی ذات میں قلت تدبّر اور عدم علم کا نتیجہ یا پھر ضد و تعصب کا آئینہ دار ہے۔ ورنہ تاریخ اسلامی کے اوراق اس قسم کی امثلہ سے بھرے پڑے ہیں۔ کہ اسلام نے ازمنہ ماضیہ میں اپنے ماننے والوں میں ایسا حیرت انگیز اور روح پرور انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ کہ جس کی نظیر دیگر مذاہب عالم کے ماننے والوں میں قطعاً نہیں ملتی۔ غور کیجیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدس صحابہؓ اسلام قبول کرنے سے قبل کن کن افعالِ شنیعہ میں مبتلا تھے۔ لیکن مابعد اسلام کے مقدس بانی حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی قوتِ قدسیہ سے کیسی اعلیٰ درجہ کی روح ان کے اندر پھونک دی تھی۔ یہاں تک کہ وہ حیوانیت سے نکل کر دائرہ انسانیت میں آ گئے۔ اور پھر انسان سے با اخلاق اور پھر با خدا انسان بن گئے۔ اس مندرجہ بالا اعتراض کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کا پھیلانا یہ کیا مشکل تھی کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوت ہے اسی میں آشکار

دور ثمین، دور کیوں جاتے ہیں دورِ حاضر میں ہی دیکھ لو۔ کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر صدق دل سے ایمان لائے۔ اور انہوں نے "دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" کے عہد مبارک کو عملی زندگیوں سے سر انجام دیا۔ کس طرح ان کی زندگیوں میں ایک عظیم الشان روحانی تبدیلی پیدا ہو گئی۔ پھر دنیا والوں کا اعتراض کرنا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں میں کونسا روحانی تغیر کیا۔ کیونکر اپنے اندر معقولیت رکھتا ہے۔

احمدیوں کے لئے لمحۂ فکریہ

لیکن ہمیں اس سے غرض نہیں۔ کہ دنیا کے لوگ ہمیں کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہم نے تو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو اس لئے قبول کیا ہے۔ کہ تا ہم قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح صحیح معنوں میں روحانیت کے اس بلند ترین مقام پر فائز ہو جائیں۔ جس پر ہمارا رب العزت خدا ہمیں دیکھنا چاہتا ہے۔ اور جس اعلیٰ ترین روحانی مقام پر کھڑا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس تاریک و تار زمانہ میں اپنے ایک مقدس مامور کو مبعوث فرمایا ہے۔

سو یہ عالی مقام ہم تبھی حاصل کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہمارے اخلاق و اعمال ان برگزیدگانِ الٰہی کی مانند ہوں۔ جو خدا تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ اور خدا تعالیٰ ان کا ہو گیا تھا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ کونسے امور روحانیہ ہیں۔ جن کے اپنا لینے سے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور مقدس مامور اور دیگر صلحاء انعامات خداوندی سے نوازے گئے۔ اور دنیا کے لوگوں نے ان کی مقدس زندگیوں پر بجا فخر کیا۔ سو اس بارہ میں خدا تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن کریم نے ہماری کامل رہنمائی فرمائی ہے۔ اور ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خدا تعالیٰ کے مقدس کلام کی روشنی میں ہمارے سامنے وہ لائحہ عمل پیش فرما دیا ہے۔ اگر ہم احکام اسلام کو بگوشِ ہوش سنیں۔ اور ان پر عمل پیرا ہوں۔ تو یقیناً ہم اپنے روحانی آباؤ اجداد کی طرح آسمانِ روحانیت کے درخشندہ ستارے بن کر جگمگا اٹھیں۔

تعلق باللہ

سب سے پہلا امر جس کی اس کفر و الحاد کے دور میں اشد ضرورت ہے۔ اور جو گویا مذہب اسلام کی روح ہے۔ تعلق باللہ ہے۔ جب تک انسان کا اپنے خالق و مالک اور معبودِ حقیقی سے والہانہ تعلق قائم نہ ہو۔ اس وقت تک انسان کے اندر روحانیت ہی پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ روحانیت کا اصل منبع خدائے قدوس کی ذات ہے۔ ہمارے مقدس آقا حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالیٰ سے ایسا قلبی تعلق اور رابطہ تھا۔ کہ اس کی مثال دیگر انبیاء علیہم السلام میں ہرگز نہیں ملتی۔ چنانچہ اس تعلق کا کافی حد تک اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بزبانِ قرآن حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

"اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (سورہ انعام ع ۲۰ آیت ۲۰) یعنی میری (ہر طرح کی) بدنی عبادتیں میری قربانیاں۔ میری زندگی اور میری وفات (تو محض) جہانوں کے پروردگار کے لئے ہیں۔

پس اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں بھی روحانیت کا مقام حاصل ہو جائے۔ تو ہمیں خدا تعالیٰ کے مقدس رسول نبی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنا چاہیئے۔ اور یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ بجز خدا تعالیٰ کی ذات کے دنیا کا اور کوئی معبود اور مطلوب نہیں۔ اور وہ وہی ذاتِ پاک ہے۔ جس کے درِ الوہیت پر نہ صرف ہمیں ہی پانچ اوقات میں بحکم اسلام سجدہ ریز ہونا چاہیئے۔ بلکہ اپنی اولاد اور آئندہ نسل کو بھی التزام کے ساتھ عبادت الٰہی کی عادت ڈالنا چاہیئے۔ اور علاوہ ان پانچ وقتہ نمازوں کے دیگر وقتوں میں بھی ہمارے لئے لازم ہے۔ کہ ہم فسبّح بحمد ربّک واستغفرہ انّہ کان توّابا کے مطابق اپنے پروردگار کی حمد و ستائش کریں۔ اور مغفرت مانگیں۔ کیونکہ وہ رجوع برحمت ہونے والی ذات ہے۔

جب ہمارا تعلق زمین و آسمان کے خالق و مالک کے ساتھ پیدا ہو جائے گا۔ تو پھر ہمارے قلوب میں نیکی کی ایک ایسی تحریک موجزن ہوگی۔ کہ ہم خود بخود ہی اپنے اخلاق و اعمال کی اصلاح کے درپے ہوں گے۔ اور اگر ہمارے راستہ میں کسی قسم کے شیطانی وساوس اور دیگر بُری تحریکیں حائل ہونا چاہیں گی۔ تو ہمارا قادر مطلق خدا محض اپنے فضل و کرم سے خود ہی ان شیطانی وسوسوں اور تحریکات کو دور کرتا چلا جائے گا۔ اور ہم اپنے عظیم الشان مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

راست گوئی کو قومی شعار بناؤ

دوسرا امر جو ہمارے لئے ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم راستبازی اور راست گوئی کو کبھی بھی نظر انداز نہ کریں۔ بلکہ ہمیشہ سچ بولنا ہی ہمارا شعار ہو۔ کیونکہ حق گوئی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے انسانی شرف کا پتہ چلتا ہے۔ اور اگر یہ نہیں۔ تو ہم دنیا میں حقیقی خوشحالی اور سرفرازی حاصل نہیں کر سکتے۔ اور نہ لوگ ہماری باتوں پر کبھی کان دھر سکتے ہیں۔ اس صورت میں تو نہ صرف ہم ہی اپنی ذات کو دوسروں کی نگاہوں میں گرانے والے بنتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے مامور کی جماعتِ حقہ کے اعلیٰ وقار کو بھی اپنے بُرے عمل کی وجہ سے صدمہ پہنچانے کا باعث ہوتے ہیں۔ راستباز انسانوں کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ:۔

هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (الانعام ع ۱۶)

یعنی آج کا دن وہ ہے۔ کہ راستبازوں کو ان کی راستبازی نفع دیگی۔ ان کے لئے باغات ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور وہ اس میں دائمی طور پر رہنے والے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سے راضی اور وہ خدا تعالیٰ پر خوش ہیں۔ یہ بہت بڑی فلاح و کامرانی ہے۔

پس اے احمدی بھائیو اور بہنو! جب آپ نے صدق دل سے اس زمانہ کے راستباز مامور مسیح موعود علیہ السلام کو تسلیم کیا ہے۔ تو یاد رکھو سچائی سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اسے اختیار کرو۔ اور اپنی اولادوں اور نسلوں کو اس پر قائم ہونے کی تلقین کرتے چلے جاؤ۔۔ کیونکہ یہی وہ امر روحانی ہے۔ کہ جس کے باعث یوم الفرقان (قیامت) کو ہم بارگاہِ ربّ العزت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ (باقی)

(مصباح ربوہ جنوری ۱۹۵۶ء)

خدام اور محبوب آقا کی صحت کیلئے زندگی بخش جام

"مگر تم اپنی قابلیت ظاہر نہیں کرتے تو تم جھوٹے ہو خدا تعالےٰ سچا ہے۔ خدا تعالےٰ نے تم کو لیڈر اس لئے بنایا ہے کہ تم میں قابلیت پائی جاتی ہے۔ اگر تمہارے دماغ اور دوسرے قویٰ دوسرے لوگوں سے بہتر نہ ہوتے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس ملک میں نہ بھیجتا"

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ الفضل ۲۲ فروری ۱۹۵۵ء)

خدا کرے ہمارے آقا کی بیان فرمودہ حقیقت ہماری آنکھیں کھولے اور ہم اپنے اندر ایک ایسا عزم پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو موجودہ سال کو مالی لحاظ سے ایک بلند معیار پر لے جانے میں ممد ثابت ہو اور اس کے نتیجہ میں ہم اس سال کو مضبوط ترین مالی سال ثابت کر کے سنگ میل کی حیثیت دے سکیں۔

یہ ہماری بڑی خوش بختی ہو گی کہ ہمارے دل اس یقین سے پُر ہو جائیں کہ ہمارے قادر خدا نے ہم میں وہ تمام صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا کر رکھی ہیں جو اس مقدر شدہ نیک تغیر کو لانے کے لئے ضروری ہیں جو وابستہ ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء کی بعثت سے۔ ہمارا خدا چاہتا ہے کہ ہم اس بھروسہ اور یقین کے ساتھ آگے آئیں کہ ہم دوبارہ دنیا کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکا سکتے ہیں پس یہی وہ یقین اور اعتماد کا نقطہ ہے جس پر پہنچ کر ہم اپنے مقصد حیات کو پورا کر سکتے ہیں اور یہی وہ مقام ہے جس کے حصول کے بعد ایک سچے خادم میں حضرت صدیق اکبرؓ کے نمونہ پر مالی قربانی پیش کرنے کا رنگ پیدا ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کے اندر چندہ جات کی ادائیگی کے لئے بشاشت قلبی پیدا ہو گی۔ اور خدام الاحمدیہ کے قلیل شرح کی ادائیگی کو وہ ہرگز کمی مال پر محمول نہیں کرے گا بلکہ وہ بیتاب ہو گا کہ وہ مالی قربانی پیش کرنے میں پیش پیش رہے اور اس کی غیرت ایمانی ہرگز برداشت نہیں کرے گی کہ وہ کبھی بھی مخدوم کی حیثیت اختیار کرے اور چندہ جات کی وصولی کے لئے عہدیدار اس کے پاس چل کر آئیں۔ وہ کوشش کرے گا کہ بیشتر اس کے عہدیداران اس کے پاس آئیں وہ ان کے پاس پہنچ کر باقاعدگی سے اپنا مال خود پیش کیا کرے تا ثابت ہو کہ یہ بوجھ نہیں بلکہ محض خدا تعالےٰ کا فضل اور انعام ہے کہ اس کے چند پیسوں کو نہایت بلند اور عالی شان مقصد کے لئے شرف قبولیت بخشا جا رہا ہے اور یہی وہ مقام ہے جس پر پہنچنے کے بعد ہر بقایا دار خادم اس بدنامی کے داغ کو دور کرنے کے لئے اس مالک مکان سے بھی بڑھ چڑھ کر کوشش میں آگے بڑھ جائے گا جس کا مکان حوادث زمانہ سے گر جائے اور اس کو دوبارہ کھڑا کرنے کے لئے ہزاروں قسم کے ذرائع پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اس کی ظاہری کس مپرسی اور غربت کبھی بھی اس مقصد کے حصول میں حائل نہیں ہوتی۔

مگر برادران آپ کے ارادے تو بہت ہی وسیع ہیں۔ آپ تو پوری دنیا کا نیا نقشہ تیار کرنے والے ہیں یعنی ایسی نئی زمین اور نیا آسمان بنانے والے ہیں کہ جہاں پر رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت ہو۔ ایسی عظیم ذمہ داریوں کی موجودگی میں کسی کے واہمہ میں بھی یہ کیوں آئے کہ آپ سکون کی نیند سو سکتے ہیں بلکہ آپ کا ہر دن بیتابی اور رات کروٹیں لیتے گذرے تا چودہ سو سال کے بعد ایک بار پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تخت اپنی پوری اور پہلی آب و تاب کے ساتھ سب تختوں سے اونچا اور بلند ہو اور یہ شان تا ابد قائم رہے۔

سو برادران! یہ ہے وہ عالی شان مقصد جس کو آپ پورا کر کے اپنے محبوب آقا کی صحت و مسرت کے لئے زندگی بخش جام پیش کر سکتے ہیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے خسر ملک ظہور الدین صاحب آف دھرم کوٹ بگہ ۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۵۶ء کی درمیانی شب قریباً ایک بجے ڈلہوزی میں صرف پانچ منٹ بیمار رہ کر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے ۱۹۰۲ء یا ۱۹۰۳ء میں بیعت کی تھی۔ پابند صوم و صلوٰۃ متقی پرہیز گار۔ تہجد گذار تھے اور ہر کس و ناکس کے ہمدرد تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ مرحوم قریباً ڈیڑھ سال سے ڈلہوزی میں مقیم تھے۔

اقبال احمد خاں ایاز بنگلہ گوجھڑ دالہ ضلع ملتان

جلسہ سالانہ کے متعلق احباب کا فرض

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس سال کا جلسہ سالانہ بھی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا اور ایک مرتبہ پھر اللہ تعالےٰ نے احباب کو اپنے پیارے امام کی زیارت نصیب کی اور انہیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات اور دوسرے علمائے کرام کی ایمان افروز تقاریر سننے کا ایک اور موقع میسر آیا الحمد للہ علےٰ ذالک۔ لیکن اس سلسلہ میں مہمانوں کے قیام اور طعام کے لئے جو انتظامات کئے گئے تھے ان کے اخراجات کا معتدبہ حصہ ابھی قابل ادا ہے۔

پس احباب جماعت سے التماس ہے کہ جن دوستوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان مہمانوں کی مہمان نوازی میں ابھی تک حصہ نہیں لیا وہ یہ خیال نہ فرمائیں کہ جلسہ سالانہ ہو چکا اب اس چندے کے ادا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ بلکہ جتنی جلدی ہو سکے یہ چندہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں تا اخراجات پورے ہو سکیں۔

خاکسار نے ڈیڑھ سو کے قریب بڑی بڑی جماعتوں کے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کا جائزہ لیا ہے تو معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک چوتھائی جماعتوں نے اس چندہ کے سالِ رواں کے پہلے آٹھ مہینوں کا تدریجی بجٹ سو فیصدی پورا کر دیا ہے بلکہ بعض جماعتیں تو تمام سال کا پورا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر چکی ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی وصولی بہت کم ہے یا انہوں نے اس چندہ کی طرف کما حقہٗ توجہ ہی نہیں کی اور چند جماعتوں کی طرف سے اس مد میں اس سال کوئی رقم داخل خزانہ نہیں ہوئی۔

اب موجودہ مالی سال کے صرف چند مہینے رہ گئے ہیں اس لئے ان تمام جماعتوں کے عہدہ داران سے جنہوں نے سال رواں کا چندہ جلسہ سالانہ پورا نہیں کیا یا ان کے ذمہ پچھلے سالوں کے بقائے ہیں التماس ہے کہ پوری محنت اور توجہ کے ساتھ اس چندہ کی وصولی کر کے سال ختم ہونے سے پہلے اپنا فرض ادا کریں۔

بعض جماعتوں کے عہدیداران یہ خیال کر لیتے ہیں کہ اس چندہ کی وصولی مشکل ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہئیے کہ جماعتوں کی کثیر تعداد ایسی ہے جو سو فیصدی چندہ وصول کر لیتی ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ بعض جماعتوں میں ہی اس کی وصولی گراں گذرے سوائے اس کے ایسی جماعتوں کے عہدہ داران چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت اپنے احباب پر واضح کرنے کی کوشش نہ کرتے ہوں۔

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور ایک ایسے اجتماع پر صرف ہوتا ہے جس کے ذریعہ ہزاروں ہزار نفوس بیک وقت ہدایت اور تزکیہ نفس حاصل کرتے ہیں۔ اس کی شرح ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ ہے یا سالانہ آمدنی کا ایک سو بیسواں حصہ خواہ کوئی دوست یکمشت ادا کر دیں یا باقساط ادا کریں۔ لیکن سال کے اندر کل رقم ادا ہونی ضروری ہے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمام احباب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا علاقائی نظام

مجالس خدام الاحمدیہ کی نگرانی اور کام کو صحیح طور پر چلانے کے لئے محترم نائب صدر صاحب نے ہر ڈویژن میں ایک معاون نائب صدر نامزد فرمایا ہے۔ یہ تقرر صرف ایک سال کے لئے ہے۔ ذیل میں معاون نائب صدر صاحبان کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جملہ مجالس متعلقہ مطلع رہیں اور اپنے علاقہ کے معاون نائب صدر صاحب سے پورا تعاون فرمائیں۔

ڈویژن	معاون نائب صدر
۱۔ پشاور ڈویژن	عبدالستار صاحب خادم نوشہرہ چھاؤنی۔
۲۔ لاہور ڈویژن	میاں محمد یحییٰ صاحب موٹی اینڈ سنز۔
۳۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن	چوہدری بشیر احمد صاحب بنیر سیال۔ کوہاٹ
۴۔ راولپنڈی ڈویژن	چوہدری عبدالغنی صاحب رشدی۔
۵۔ ملتان ڈویژن	چوہدری عبداللطیف صاحب ملتان۔
۶۔ بہاولپور ڈویژن	محمد افضل صاحب فاروقی بہاولنگر
۷۔ خیرپور ڈویژن	احمد خانصاحب بلوچ سکھر۔
۸۔ حیدرآباد ڈویژن	میر عبدالقادر صاحب میرپور خاص۔
۹۔ کوئٹہ و قلات ڈویژن	صوفی رحیم بخش صاحب کوئٹہ۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے لمبی عمر دے اور خادم دین بناوے آمین۔ ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز چنیوٹ ضلع جھنگ

سپریم کورٹ نے بھی پنڈت بزاز کی ہیبس کارپس درخواست مسترد کر دی

لاہور ۳ر فروری۔ ہندوستان کی سپریم کورٹ نے پنڈت پریم ناتھ بزاز کی ہیبس کارپس درخواست مسترد کر دی۔ پنڈت پریم ناتھ بزاز کو گذشتہ ستمبر میں گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں حکومت ہند نے قانون انتناعی نظر بندی کے تحت نظر بند کر رکھا ہے ——— پنڈت پریم ناتھ بزاز کی نظر بندی کی وجہ ان کے رسالہ "وائس آف کشمیر" میں کشمیر میں رائے شماری کی حمایت میں مضامین اور کانپور کے ایک روزنامہ میں ان کے ایک بیان کی اشاعت بیان کی جاتی ہے۔ پنڈت پریم ناتھ بزاز نے مشاورتی بورڈ کے نام ایک درخواست میں ان الزامات کو چیلنج کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے پنجاب ہائی کورٹ میں ہیبس کارپس درخواست بھی پیش کی تھی۔ ان دونوں درخواستوں کے مسترد ہونے کے بعد پنڈت بزاز نے سپریم کورٹ سے درخواست کی تھی کہ ان کی نظر بندی کے احکامات کو کالعدم قرار دیدیا جائے۔

پنڈت پریم ناتھ کشمیر ڈیموکریٹک یونین کے صدر ہیں۔ وہ کشمیر سے جلاوطنی کے بعد دہلی میں مقیم تھے۔ آپ نے "وائس آف کشمیر" کے نام سے ایک رسالہ بھی جاری کر رکھا تھا۔ جو کشمیر کے تنازعہ کو منصفانہ وغیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے حل کرنے کا داعی تھا۔ اپنی گرفتاری سے چند روز پیشتر پنڈت پریم ناتھ بزاز نے یہ بیان دیا تھا کہ "اگر ہندوستان کشمیر کے متعلق اپنے بین الاقوامی وعدہ کو عملی جامہ پہنانے کو تیار نہیں۔ تو ہمارے پاس جنگ کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں"۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے اس شرط پر پنڈت پریم ناتھ بزاز کو رہا کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ کہ پنڈت بزاز کشمیر میں رائے شماری کرانے کے متعلق کشمیر ڈیموکریٹک یونین کے موقف سے دستبردار ہو جائیں۔

مسودہ دستور کا خیر مقدم

کراچی ۳ر فروری۔ جمعیت پنجابی سوداگران دہلی نے یہاں اپنے سالانہ اجلاس میں پاکستان کے دستوری خاکے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اس میں پاکستان کے مختلف مکاتیب فکر کی خواہشات اور امنگوں کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اجلاس میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور متحدہ محاذ پارٹی کے

پاکستانی تاجروں کو برطانوی صنعتی میلے میں شرکت کی دعوت

لندن ۳ر فروری۔ پاکستان بھارت اور دنیا بھر کے دیگر ملکوں کے خریداروں کو برطانوی صنعتی میلے میں شرکت کے لئے دعوت نامے ارسال کئے گئے ہیں۔ یہ میلہ ۲۲ر فروری کو اولمپیا کورٹ لندن میں ہو رہا ہے

گذشتہ برس تقریباً ۷ ۶ ہزار خریدار اس میلے کو دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ ان کی اکثریت پاکستان بھارت امریکہ اور آسٹریلیا کے تاجروں اور صنعت کاروں پر مشتمل تھی۔ اس سال کی نئی دلچسپیاں کھلونوں کی نمائش سے وابستہ ہونگی۔

پاکستان اور چین کے تعلقات میں اضافہ ہو گا

ڈھاکہ ۳ر فروری۔ سرخ چین کی نائب صدر مادام سن یات سین نے پاکستان کا دورہ مکمل کرنے پر ایک بیان میں اس توقع کا اظہار کیا ہے۔ کہ آئندہ پاکستان اور چین کے درمیان اقتصادی امور اور تہذیبی تعاون میں اضافہ ہو گا۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان کے دورے نے ان پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستانی عوام چین سے دوستی کے جذبات رکھتے ہیں۔

(۴) قائد مسٹر ا ے کے فضل الحق کو مبارکباد دیتے ہوئے ابھی ظاہر کی گئی ہے۔ کہ مسودہ دستور کی جلد منظوری کے بعد نئے اسلامی اور جمہوری دستور کے تحت ملک کے عام انتخابات جلد کرائے جائیں

قومی صحت کا معیار بلند کرنے کیلئے طبی کانفرنس

طبی کانفرنس کی مجلس نتائمہ میں حکیم محمد حسن قرشی کا خطبہ صدارت

لاہور ۳ر فروری۔ شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی صدر آل پاکستان آیورویدک و یونانی طبی کانفرنس نے مجلس نتائمہ کی صدارت کرتے ہوئے آپ نے صدارتی خطبہ میں کہا کہ پاکستان کو طاقتور اور مضبوط بنانے اور صحت کے معیار کو بلند کرنا ضروری ہے۔ مگر یہ حقیقت انتہائی افسوسناک ہے کہ ہمارے ملک میں تو عام ہر شخص کو میسر نہیں ہے۔

قرشی صاحب نے کہا کہ پاکستان میں طبی امداد کا مسئلہ بڑی تشویشناک صورت اختیار کر چکا ہے ملک میں ۳۰ ہزار افراد کے لئے ایک ڈاکٹر ہے۔ حالانکہ آزادی سے قبل سات ہزار افراد کے لئے ایک ڈاکٹر ہوتا تھا۔ دیہات میں تو ڈاکٹر نایاب ہیں۔ مغربی پاکستان کے موجودہ ڈائریکٹر صحت عامہ کے بیان کے مطابق ہر سال صرف سابق صوبہ پنجاب میں ساڑھے تین لاکھ پاکستانی محض دوا میسر نہ آنے سے لقمہ اجل ہو جاتے ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا طبی امداد کا مسئلہ پاکستان کا اہم ترین مسئلہ ہے اس مسئلہ کو حل کرنے کی ذمہ داری حکومت کو قبول کرنی چاہیئے۔ اس کا واضح حل یہ ہے کہ حکومت دستور میں اس امر کی صراحت کرے کہ ملک کے ہر باشندے کو بلا امتیاز مذہب و نسل طبی امداد بہم پہنچانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے قرشی صاحب نے کہا۔ عوام کی صحت و قوت کے لئے خالص غذا کی شدید ضرورت ہے۔ لیکن بدقسمتی سے آٹے دودھ اور گھی جیسی بنیادی غذاؤں میں بھی آمیزش کی جاتی ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ان بنیادی غذاؤں اور مرچ۔ نمک۔ ہلدی وغیرہ مصالحوں میں آمیزش کا انسداد کرے اور غلط کار اشخاص کے خلاف سخت کارروائی کرے۔

اپنا خطبہ ختم کرتے ہوئے قرشی صاحب نے کہا۔ بعض دیگر اہم معاملات بھی ہماری حکومت کی توجہ کے محتاج ہیں۔ پاکستان میں دیسی دواؤں کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ عمدہ اور خالص دوائیں نہیں ملتی ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ دیسی دواؤں کے لئے معقول مقدار میں لائسنس جاری کرے نیز ملک میں جڑی بوٹیوں کی کاشت کی منصوبہ بندی کرے۔ پاکستان میں مختلف قسم کی جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں اور ان کی یورپ میں بہت مانگ ہے۔ اگر ہم جڑی بوٹیوں کو باقاعدہ فراہم اور کاشت کریں تو چند سال کے بعد ہم ایک کروڑ روپے سالانہ کی جڑی بوٹیاں برآمد کر سکیں گے۔

قرشی صاحب نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں مسودہ دستور کا بھی خیر مقدم کیا۔

---

(۴) کہ صدر آئزن ہاور ان کی تجاویز قبول کر لیں گے۔

اردن کے سکول دوبارہ کھولنے کا فیصلہ

عمان ۴ر فروری۔ اردن کی حکومت نے ان سرکاری سکولوں کو دوبارہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے جو گذشتہ مہینے طلبہ کے مظاہرے کی وجہ سے بند کر دیئے گئے تھے۔ طلباء نے ان مظاہروں میں مطالبہ کیا تھا کہ ان اساتذہ اور طلباء کو رہا کیا جائے جو معاہدہ بغداد کے خلاف مظاہروں کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے تھے تین سرکاری سکول ہفتے کے دن دوبارہ کھل جائیں گے۔

ترکیہ اور شام کی سرحد پر جھڑپ

لنڈن ۴ر فروری۔ قاہرہ ریڈیو کی ایک اطلاع کے مطابق کل ترکیہ کی سرحد پر ترک محافظ دستوں اور شامی چرواہوں کے درمیان ایک جھڑپ میں طرفین کے چند اشخاص مجروح ہو گئے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ترک محافظ دستوں نے شامی چرواہوں سے قریباً ایک سو بھیڑیں بھی چھین لی ہیں جھڑپ کی اطلاع شام کی وزارت داخلہ کو بھی دی گئی ہے۔

ایران میں روسی جاسوس کی گرفتاری

تہران ۴ر فروری۔ شمالی ایران میں چند دشمن جاسوسوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں سے ایک سابق روسی فوجی افسر بھی شامل ہے جو مبینہ طور پر ۱۹۴۶ء کی آذربائیجان کی بغاوت کے دوران میں فرار ہو گیا تھا۔ ان کے خلاف جلد ہی فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ اگر جرم ثابت ہو گیا تو اسے موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔

بھارت کے لئے نئی امریکی پالیسی کی سفارش

واشنگٹن ۳ر فروری۔ امریکی سفیر متعینہ بھارت مسٹر جان شرمن کوپر نے صدر آئزن ہاور سے سفارش کی ہے کہ بھارت سے متعلق امریکہ کی اقتصادی اور سیاسی پالیسی پر نظر ثانی کی جائے

صدر سے ملاقات کے بعد مسٹر کوپر نے اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ روسی لیڈروں کے حالیہ دورہ بھارت کے جواب کے طور پر ہمیں نیا پروگرام مرتب کرنا چاہیئے۔ انہوں نے امید ظاہر کی

پاکستان کو زندہ رکھنے کے لئے ہمیں کشمیر حاصل کرنا ہوگا (نشتر)

ایک نظریاتی مملکت میں ایک ہی سیاسی جماعت ہونی چاہیئے (تمیز الدین)

کراچی ۶ فروری مسلم لیگ کے نئے صدر سردار عبد الرب نشتر نے کل جہانگیر پارک میں ایک بہت بڑے جلسے کو خطاب کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ مسلم لیگ کو دوبارہ ایک طاقتور جماعت بنا کر اسے سابقہ شان و شوکت عطا کریں ——— آپ نے کہا کہ مسلم لیگ کی نشاۃ ثانیہ سے ملک کے اقتصادی اور سیاسی مسائل حل کرنے میں مدد ملے گی۔ مسلم لیگ اسلامی نظریات کی ترجمان ہے اور عوام کو مسلم لیگ میں شامل ہو کر "اسلامی پروگرام" پر عمل درآمد میں مدد دینی چاہیئے مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے سردار نشتر نے اعلان کیا کہ "پاکستان کو زندہ رکھنے کے لئے ہمیں کشمیر حاصل کرنا ہوگا"

دستور ساز اسمبلی کے سابق سپیکر مولوی تمیز الدین خان نے کہا کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ اسلئے بہتر ہے کہ یہاں ایک ہی سیاسی جماعت ہو۔ موجودہ حالات میں صرف مسلم لیگ ہی اسلامی آئیڈیالوجی کا تحفظ کر سکتی ہے۔ اسلئے عوام کو اس کی حمایت کرنی چاہیئے۔

محترم ڈاکٹر مرزا افضل بیگ کی وفات

بقیہ صفحہ اوّل

جمعہ کی رات کو آپ کے صاحبزادے مرزا اسلم بیگ صاحب، مرزا ارشد بیگ صاحب مرزا اشرف بیگ صاحب اور مرزا احسن بیگ صاحب آپ کا جنازہ ربوہ لائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳ فروری کو نماز جمعہ کے بعد آپ کا جنازہ پڑھایا جس میں ہزاروں کی تعداد میں احباب شریک ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جنازے کو کندھا دیا اور مقبرہ بہشتی تک جنازے کے ساتھ تشریف لے گئے۔ اور تدفین مکمل ہونے تک وہیں رہے محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ حضور نے قبر کو مٹی دی اور قبر تیار ہونے کے بعد قبر پر اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی دیگر بزرگان سلسلہ اور اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے آپ نے چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین

کتاب "ذوالفقار پیر پنجال" کی تلاش

مجھے مضمون "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام" کے تسلسل میں سید گلاب شاہ صاحب اہل حدیث ساکن گلانور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی شائع کردہ کتاب "ذوالفقار پیر پنجال" کی اس جلد کی ضرورت ہے جس میں چولہ حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کا فاکو دیا گیا ہے۔ جن احمدی دوست کے پاس یہ کتاب ہو اور وہ مناسب قیمت پر دینا چاہیں۔ خاکسار سے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ اور اگر مطالعہ کے لئے ویسے ہی دے سکیں تو بعد از مطالعہ کتاب اس دوست کو واپس کر دی جائے گی۔

خاکسار (خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی
معرفت ناظر صاحب رشد و اصلاح ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے ایک عزیز عبد الرحمٰن صاحب سبٹی مغلپورہ گنج مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کی مشکلات کو دور فرمائے آمین

خاکسار لطیف احمد ربوہ

(۲) میرا ورنیکلر فائنل کا امتحان ۱۴ فروری کو ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔ (بشیر احمد سالک)

(۳) خاکسار امسال میٹریکولیشن کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے احباب خاکسار کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے بھائی منصور احمد صاحب آجکل سکاٹ لینڈ میں ہیں۔ ان کی کامیاب مراجعت کیلئے بھی دعا فرمائیں۔ (شاہد احمد جماعت دہم ابن چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

دستخط ذیل کنندہ مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مقررہ فارموں پر مطبوعہ شیڈیول کے مطابق شیڈیول ریٹ کے سربمہر ٹینڈر ۹ فروری ۱۹۵۶ء کو دو بجے بعد دوپہر تک وصول کرے گا۔ مقررہ فارم ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے اسی روز ایک بجے بعد دوپہر تک اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹینڈر اسی روز تین بجے بعد دوپہر علی الاعلان طریق پر کھولے جائیں گے۔

* کام کی نوعیت	تخمیناً لاگت	زرِ ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس جمع کرانی ہوگی
۱۔ آئی۔او۔ ڈبلیو/۳ لاہور کے تحت سٹیڈیم گراؤنڈ میں کلاس IV بلاک نمبر ۱۶، ۱۷، ۱۸ اور ۱۹ کی جیک آرچ نما ٹوٹی ہوئی چھت کی مرمت۔	۷۰۰۰/- روپے	۴۰۰/- روپے
۲۔ کیرج اینڈ ویگن شاپس مغلپورہ کی لفٹنگ شاپ کی توسیع و مرمت۔	۸۰۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے
۳۔ لوکوشیڈ لاہور میں تیل اور دوسرا سامان ذخیرہ کرنے کے لئے موجودہ عارضی عمارت کی جگہ نئی عمارت کی تعمیر۔	۱۳۰۰۰/- روپے	۳۰۰/- روپے

جن ٹھیکیداران کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ۹ فروری ۱۹۵۶ء سے پہلے پہلے اپنے نام ضرور درج کرائیں۔
تفصیلی شرائط۔ کوائف اور مطبوعہ شیڈیول ریٹ دستخط کنندہ کے دفتر میں اوقات کار کے دوران کسی دن بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت والے یا کسی ٹینڈر کو منظور کرنے کا پابند نہیں ہے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور